سمندر میں اقامت کی نیت نہیں ہوسکتی

مجیب: محمدسجادعطاری مدنی زیدمجدہ

فتوی نمبر: Eml:16

تاریخ اجراء: 17ربیع الثانی1442ھ/03دسمبر2020ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ مسافر کے لیے یہ ضروری ہے کہ جس جگہ وہ مقیم ہونے کی نیت کرے وہ جگہ اقامت کے قابل ہو جیسے جنگل میں نیت نہیں ہو سکتی اب معلوم یہ کرنا ہے کہ نیوی کے جو افراد سمندر کے پانی میں رہتے ہیں وہ اقامت کی نیت کرسکتے ہیں یا نہیں؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مسافر کی نیت اقامت درست ہونے کے لیے جو شرائط ہیں ان میں سے ایک شرط یہ ہے کہ وہ جگہ اقامت کی صلاحیت رکھتی ہو جنگل یادریا میں اقامت کی نیت کرنے سے مقیم نہ ہو گا لہذا اگر کوئی سمندر کے پانی میں ہے اور وہ مقیم ہونے کی نیت کرتا ہے تو اس سے وہ مقیم نہ ہو گا۔

بحرالرائق میں ہے:" وقید بالبلد والقریة ،لان نیة الاقامة لا تصح فی غیرھما فلاتصح فی مفازة ولا جزیرة ولا بحر ولا سفینة وفی الخانیة والظھیرة والخلاصة ثم نیة الاقامة لا تصح الا فی موضع الاقامة ممن یتمکن من الاقامة وموضع الاقامة العمران والبیوت المتخذة من الحجر والمدر والخشب لا الخیام والاخبیة والبراۃ یعنی شہر اور قریہ کے ساتھ مقید کیا گیا کیونکہ اقامت کی نیت ان دونوں جگہوں کے علاوہ میں درست نہیں لہذا کشتی، سمندر، جزیرہ (غیر آباد) اور جنگل میں اقامت کی نیت درست نہ ہوگی نیز خانیہ، ظہیریہ اور خلاصہ میں ہے: پھر اقامت کی نیت فقط ان جگہوں میں درست ہے کہ جہاں اقامت ممکن ہو اور اقامت کی جگہ وہ عمارت اور گھر ہیں جنہیں پتھر

،لکڑی اور گارے سے بنایا جاتا ہے نا کہ خیمے اور عارضی پناہ گاہیں۔(بحر الرائق، جلد2، صفحہ232، کوئٹہ
)

بہار شریعت میں ہے:”وہ جگہ اقامت کی صلاحیت رکھتی ہو جنگل یا دریا یا غیر آباد ٹاپو میں اقامت کی نیت کی، مقیم نہ ہوا۔“(بہار شریعت، حصہ4، صفحہ744، مکتبۃ المدینہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftAhlesunnat
Dar-ul-Ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net